مطبوعاتِ ادارہ

چند تبصرے

افکارِ ابنِ خلدون

(مصنفہ مولانا محمد حنیف صاحب ندوی) علامہ ابنِ خلدون فلسفۂ تاریخ کے بانی ہیں۔ یورپ کے ارباب علم نے انکے افکار و خیالات تاریخ و فلسفہ سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور انکے مقدمہ تاریخ کی بہت زیادہ چھان بین کی گئی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب مقدمہ ابن خلدون کا خلاصہ بھی ہے اور اس پر ایک مدلل اور بصیرت افروز تبصرہ بھی۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ نے یہ کتاب شائع کر کے پہلی بار ابن خلدون کے فلسفۂ تاریخ سے عوام کو روشناس ہونے کا موقع فراہم کیا ہے۔ شروع میں کتاب کی ایک مکمل فہرست ہے جس کے مطالعہ سے مقدمہ کتاب کے مضامین کا تلاش کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے۔ فہرست کے بعد مقدمہ پر مقدمہ ہے جسمیں اصل کتاب کے مضامین پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یورپ کے ارباب علم نے مقدمہ ابن خلدون پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے اسکا جائزہ بھی جا بجا لیا گیا ہے اور پھر بتایا گیا ہے کہ ابن خلدون نے علمی مراحل کس طرح طے کئے اور انہیں سخت کڑے امتحانوں سے کس طرح گزرنا پڑا۔ انکی تاریخ نگاری کی خصوصیات کیا ہیں۔ انکے فلسفۂ تاریخ نے بعد کی تاریخوں پر کیا اثرات چھوڑے۔ بعض تاریخی واقعات پر ابن خلدون نے اعتراضات بھی کئے۔ بعض سماجی، تاریخی اور انسانی واقعات پر ابن خلدون کی گرفت، واقعات کی جانچ کے طریقے، تاریخ میں تحریف کے اسباب، عمرانیات کی تنظیم میں ابن خلدون کا حصہ، سوسائٹی کے داخلی اور خارجی مزاج پر ابن خلدون کے خیالات، تاریخ نویسی میں تعصبات کیوں، مفتوح قوموں کی نفسیات، ارتقاء کے اسباب، رسوم و رواج کی حقیقت۔ اسکے بعد مرتب نے مقدمہ ابن خلدون کے مطالب کا خلاصہ پیش کیا ہے جسے ترجمہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن کوئی مضمون ایسا نہیں ہے جس کا اس کتاب سے تعلق ہو اور جب آپ اصل کتاب کی طرف آئینگے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ ابن خلدون نے علوم کے تمام شعبوں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ عمرانیات، نفسیات، انسانیات، سیاسیات، قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام، تصوف غرض کوئی علم چھوٹنے نہیں پایا ہے۔ اور وہ بحثیں تو دیکھنے کے قابل ہیں جنمیں سوسائٹی کی انقلابی اور ذہنی حالتوں کیلئے ماحول کو موثر اور محرک گردانا گیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر کتب خانہ میں اس کا نسخہ موجود رہے۔" قیمت تین روپے (معروف الجمعیۃ۔ دہلی)

طب العرب

(مترجم جناب حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی) عربوں نے دوسری قوموں کے جن علوم کو اپنا کر ترقی دی ہے، ان میں ایک طب بھی ہے، انھوں نے اس کو مصر و یونان اور ایران و ہندوستان سے لیا اور اپنی تحقیقات و تجربات کے ذریعہ اس کی ہر شاخ اور ہر شعبہ کو درجۂ کمال تک پہنچا دیا اور ان ہی کے ذریعہ فن طب یورپ پہنچا اور مسلمان مصنفین کی طبی کتابوں کے لاطینی ترجمے صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل رہے، اس طرح طب جدید کی بنیاد درحقیقت مسلمانوں ہی کی طب ہے، پروفیسر اڈورڈ براؤن جن کو اسلامی علوم و فنون سے خاص دلچسپی ہے لندن کے رائل کالج آف فزیشینز کی دعوت پر عربی طب پر چار لکچر دیئے تھے، جو بعد میں "عربین میڈیسن" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کئے گئے، "طب العرب" اسی کا اردو ترجمہ ہے، اس میں عربی طب کی مختصر تاریخ، طب کے پرانے اسکولوں، ان سے عربوں کے استفادہ، طب میں انکی تحقیقات و تجربات اور اس کی مختلف شاخوں میں ان کی ترقیوں، مسلمان اطباء انکے کارناموں، انکی تصانیف اور انکے لاطینی تراجم سے یورپ کے استفادہ وغیرہ، مختلف پہلوؤں سے عربوں کے طبی کارناموں پر تحقیقی نگاہ ڈالی گئی ہے، جس سے اس فن میں مسلمانوں کی ترقی کا اجمالی اندازہ ہو جاتا ہے، لائق مترجم نے مصنف کے اجمالی بیانات کی تشریح اور انکے بعض خیالات کی تنقید و تردید میں جو فاضلانہ حواشی لکھے ہیں، وہ بجائے خود مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں، اور ان سے اس کتاب کی قدر و قیمت میں